رسائل و مسائل

اسلام میں عورت کی امامت جائز ہے؟

سوال : روز نامہ پاکستان لاہور کی اشاعت ۴ نومبر ۹۱ء میں "ڈاکٹر جاوید اقبال اور ناصرہ جاوید" ـــــــ "علم دوستی اور روشن خیالی کا مظہر گھرانہ" کے عنوان سے ایک انٹرویو چھپا ہے۔ انٹرویو لینے والی بھی ایک خاتون صحافی ہے۔ موصوفہ رقمطراز ہیں: "ڈاکٹر جاوید اقبال کی خوبصورت لائبریری میں جب میں نے فقہ' قانون' تاریخ اور علوم و فنون کی کتابوں کا ذخیرہ دیکھا تو میں پوچھنے پر مجبور ہو گئی کہ ان کتابوں کے مطالعہ سے اور فقہی مسائل پر غور کے بعد آپ کے نزدیک اسلام نے عورت کو کیا مقام دیا ہے؟ اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے تاریخ اور حدیث میں سے دو واقعات سنائے۔ "ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو امامت کیلئے مقرر کیا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے تک امامت کرتی رہیں۔ اسی طرح امام شافعیؒ کو شریعت اور سنت کی تعلیم ایک خاتون نے دی اور جب وہ فوت ہوئے تو اس خاتون نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی"۔

جواب طلب بات یہ ہے کہ کیا اسلام میں عورت کی امامت جائز ہے؟

جواب : جو لوگ بغیر علم کے امام بن جاتے ہیں یا امام بن جانے کی کوشش کرتے ہیں وہ اسی طرح کی امامت کرتے ہیں جس طرح کی امامت کے بے سند واقعات ڈاکٹر جاوید اقبال نے بیان کیے ہیں۔ محض اس بنیاد پر کہ مستند ہے ان کا فرمایا ہوا۔ تاریخ و سیرت کا ذخیرہ خواتین کی امامت کے تذکرہ سے خالی ہے۔ اگر خواتین کی امامت جائز ہوتی تو جلیل القدر خواتین حضرت فاطمۃ الزھراؓ" ازواجِ مطہرات اور دیگر خواتینِ اسلام کے تذکرے اس سے خالی نہ ہوتے۔ آپ خود سوچیں کہ اگر امامت میں خواتین کا حصہ ہوتا تو اس کا استحقاق معروف اور مشہور خواتین کا ہوتا یا ایک غیر معروف خاتون کو یہ درجہ حاصل ہوتا۔

امامت تو دور کی بات ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تو صریح حدیث ہے کہ عورت کی نماز اپنے گھر میں مسجد کی نماز سے بہتر ہے۔ اور گھر میں بھی سامان کے حفاظتی کمرہ میں نماز، گھر کے دوسرے کمروں (جن میں آمدورفت ہوتی ہے) سے بہتر ہے (ترمذی شریف)۔ نیز عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز پڑھنے کے لئے اپنے شوہروں سے اجازت لے کر جائیں۔ اس لئے شوہروں کو آپؐ نے تلقین فرمائی کہ "اگر عورتیں نماز پڑھنے کے لئے مسجدوں میں جانا چاہیں تو انہیں منع نہ کرو۔" نیز فرمایا "عورتوں کی نماز عورتوں کی آخری صف میں بہتر ہے۔ بہ نسبت عورتوں کی پہلی صف کے" (کیونکہ عورتوں کی پہلی صف مردوں کی آخری صف سے قریب ہوگی اور ان کی آخری صف مردوں سے دور ہوگی)۔ امتِ مسلمہ کا ہمیشہ سے تعامل چلا آرہا ہے کہ کسی بھی دور میں عورتیں امام نہیں بنیں۔ حیرت ہے کہ جو لوگ تحقیق کے مبادی سے بھی واقف نہیں ہیں وہ محقق بن جاتے ہیں۔ ڈاکٹر جاوید اقبال اگر اسلام کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں تو انہیں قرآن و حدیث اور امتِ مسلمہ کی تاریخ سے اس کا ثبوت پیش کرنا چاہیے۔ انہیں اگر اس پورے ذخیرہ سے بزعمِ خویش کوئی ثبوت ملا ہے تو وہ دو خواتین کے واقعات ہیں جو بذاتِ خود اس بات کی دلیل ہیں کہ عورتوں کے لئے یہ مقام و مرتبہ نہیں ہے ورنہ تاریخ اس قسم کے واقعات سے بھری ہوئی ہوتی۔ ان کے بیان کے مطابق اگر ان کی بات مان لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف دو خواتین کو پوری اسلامی تاریخ میں ان کا حقیقی مقام ملا۔ "نعوذ باللہ" گویا خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافتِ راشدہ کے دور سے آج تک پوری اسلامی تاریخ میں عورتوں کو ان کے حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ اور اب اس دور میں بزعمِ خویش ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب عورتوں کو ان کے حقوق دیکر انصاف قائم کرنا چاہتے ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ خاتون خواتین کی امام بن سکتی ہے۔ اس طرح سے کہ مرد امام کی طرح صف سے آگے ہو کر تنہا نہ کھڑی ہو بلکہ صف میں کھڑی ہو۔ اور یہ بھی صرف جواز کے درجہ میں ہے اگر کسی خاتون یا خواتین کو اس کا شوق ہو تو وہ امامت کر سکتی ہیں لیکن یہ بھی معمول نہیں بن سکتا۔ ام ورقہؓ شہیدہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت دی تھی اور وہ اپنے گھر کی خواتین کو امامت کراتی تھیں۔

"قدروی عن ام ورقتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذن لہا ان یوذن لہا ویقام وتوم نساء اھل دارھا۔ (المغنی لا بن قدامتہ)

(بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ کو اجازت دی تھی کہ ان کے لئے اذان دی جائے